© rasailojaraid.com

مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی
صدر کل ہند مسلم مجلس مشاورت ناظم ندوۃ المصنفین
دہلی

اسلام میں تعلیم قسط ۲

اسلام میں تعلیم کا دائرہ کسی ایک گوشہ میں محدود نہیں۔ بلکہ انسانی ضرورت کے تمام گوشوں پر حاوی ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم کی ابتداء پڑھنے کے حکم (لفظ اقرأ) سے ہوئی۔ جو آیتیں سب سے پہلے نازل ہوئیں ان میں یہ حقیقت ظاہر کی گئی ہے کہ جس مادہ (جما ہوا خون جو نطفہ کے بعد کا درجہ ہے) سے انسان کی پیدائش ہوئی۔ اس کے اعتبار سے اگرچہ وہ کسی عزو شرف کا مستحق نہیں ہے لیکن علم کی بدولت وہ ترقی کی ہر منزل پر پہنچ سکتا ہے۔

اقرأ باسم ربك الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربك الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم (علق ۱)	اپنے رب کے نام سے پڑھئے جس نے پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے۔ پڑھئے آپ کا رب نہایت کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا انسان کو؛ وہ سکھایا جو جانتا نہ تھا۔

اسی طرح انسان (آدم) کی پیدائش کے فوراً بعد فرشتوں سے امتحان مقابلہ کے ذریعہ یہ حقیقت بتائی گئی کہ حکومت و قیادت محض علم کی بدولت حاصل ہوتی ہے فرشتوں نے ان الفاظ میں اس کا اعتراف کیا۔

سبحنك لا علم لنا الا ما علمتنا انك انت العلیم الحکیم (بقرہ ۴)	آپ کی ذات پاک ہے۔ ہمارے پاس وہی علم ہے جو آپ نے دیا ہے بیشک آپ علم والے حکمت والے ہیں۔

طالوت کے واقعہ میں یہ واضح کر دیا گیا کہ حکومت و قیادت کی اہلیت مال و دولت اور خاندان و نسل مذہب سے نہیں بلکہ علم کی فراوانی اور جسم کی طاقت سے حاصل ہوتی ہے۔ قرآن حکیم میں ہے۔

وقال لهم نبیهم ان الله قد بعث لكم طالوت ملكا۔ قالوا انی یكون له الملك علینا ونحن احق بالملك منه ولم یؤت سعة من المال قال ان الله اصطفه علیكم وزاده بسطة فی العلم والجسم (بقرہ ۳۲)	ان کے نبی نے کہا اللہ نے تمہارے لئے طالوت کو حکمراں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس کو ہم پر حکمرانی مل جائے حالاں کہ اس سے زیادہ حکمراں ہونے کے ہم حقدار ہیں۔ نیز یہ کہ اس کو مال و دولت کی وسعت حاصل نہیں ہے۔ نبی نے یہ سن کر کہا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اللہ نے طالوت کو تمام پر بزرگی عطا فرمائی اور علم کی فراوانی اور جسم کی طاقت۔ دونوں میں اسے وسعت دی ہے۔

| ہر دور میں قوت و طاقت کے لئے علم کا جو معیار ہو۔ اس کی مطابقت ضروری ہے | بات صرف علم پر نہیں ختم ہوتی۔ بلکہ ہر دور کے لحاظ سے قوت و طاقت کے لئے علم کا جو معیار ہے اس کے مطابق علم حاصل کرنا ضروری |

ہے۔ مثلاً سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ اس میں حکومت و قیادت کے لئے "پیمانہ" موجودہ معیار کے مطابق ہونا چاہیئے۔

قرآن حکیم میں لفظ "قوت" اور "الحدید" کا جس انداز سے تذکرہ ہے۔ اس سے یہ اشارہ ہوتا ہے کہ قوت طاقت کے سامان اور افادی صلاحیتوں میں روز افزوں اضافہ ہوتا رہے گا جس کا ساتھ دیے بغیر کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی۔

واعدو لهم ما استطعتم من قوة (انفال ۷) — جب استطاعت قوت و طاقت کے سامان پیدا کرکے تیار رہو۔

دوسری جگہ ہے؛

وانزلنا الحديد فيه بأس شديد و منافع للناس (حدید ۲) — اور ہم نے لوہا اتارا (نکالا) جس میں سخت سزا اور لوگوں کے لئے کثیر منافع ہیں۔

| احادیث سے دونوں قسم کی تعلیم کا ثبوت | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف انداز سے علم کی طرف توجہ |

دلائی۔ مثلاً:-

بعثت معلماً[1] میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

قلم (ذریعۂ علم) کے بارے میں فرمایا۔

ان اول ما خلق الله القلم[2]۔ اللہ نے پہلے قلم کو پیدا کیا۔

علم کا خاصہ ترقی و سربلندی بیان کیا۔

ان الحكمة يزيد الشريف شرفاً و ترفع المملوك حتى يجلسه مجالس الملوك[3] — بیشک حکمت شریف کی شرافت میں اضافہ کرتی اور پست لوگوں کو ترقی دے کر بادشاہ کی مجلسوں میں بٹھاتی ہے

---

[1] ابن عبدالبر: جامع بیان العلم ج ا۔ و مشکوٰۃ کتاب العلم۔ الفصل الثالث [2] مشکوٰۃ۔ باب الایمان بالقدر الفصل الثالث [3] جامع بیان العلم ج ا باب الاحد الا فی اثنتین۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علم کو قوموں کی قیادت اور ان کے نقشِ قدم کی اتباع کا سبب قرار دیا۔

السلاح علی الاعداء والزین عند الاخلاء یرفع اللّٰہ بہ اقواما فیجعلھم فی الخیر قادۃ وائمۃ تقتص آثارھم ویقتدی بافعالھم وینتھی الی رائھم[1]

علم دشمن کے مقابلہ کے لئے ہتھیار اور دوست کے لئے زینت ہے اللہ اس کے ذریعہ قوموں کا درجہ بلند کرتا اور ان کو قائد و پیشوا بناتا ہے جن کے نقشِ قدم اور کام کی اتباع کی جاتی ہے۔ نیز ان کی رائے آخری تسلیم کی جاتی ہے

علم کا دائرہ نہایت وسیع کیا اور کسی ایک (دینی یا دنیوی) دائرہ میں اس کو محدود نہیں رکھا۔

الکلمۃ الحکمۃ ضالۃ الحکیم فحیث وجدھا فھو احق بھا[2]

حکمت و دانائی کی بات حکیم کی گم شدہ پونجی ہے جہاں بھی وہ ملے وہ اس کا زیادہ مستحق ہے۔

رسول اللہ صلعم نے ہر مفید علم کے لئے دور دراز سفر کرنے کی تاکید فرمائی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مفید علم حاصل کرنے کے لئے دور دراز سفر کی تاکید فرمائی۔ اور اس راہ میں کسی قسم کا تعصب گوارا نہ کیا۔

اطلبوا العلم ولو بالصین[3] علم حاصل کرو اگرچہ چین میں ملے۔

اس حدیث کو سند کے لحاظ سے محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے[4]

لیکن اس کا مفہوم خلاف قیاس نہیں ہے۔ کیونکہ عرب اور چین کے درمیان بعد المشرقین ہے۔ مگر عرب کی بندرگاہوں میں چینی جہازوں کی آمد و رفت رہتی تھی۔ اور بعض شہروں میں چینی مال فروخت ہوتا تھا۔

مسعودی نے لکھا ہے۔

ان مراکب الصین کانت تاتی بلاد عمان وسیراف وساحل فارس وساحل البحرین الخ[5]

چینی جہاز عمان، سیراف، فارس اور بحرین کے شہروں اور بندرگاہوں میں آتے تھے۔

دبا (عمان میں) کے بارے میں ابن حبیب نے لکھا ہے۔

ثم سوق دبا وھی فرضۃ العرب یاتیھا تجار السند والھند والصین واھل المشرق والمغرب فیقوم سوقھا آخر یوم من

دبا ایک بندرگاہ تھی۔ رجب کے آخری دن وہاں بڑا بازار لگتا تھا جس میں سندھ۔ ہندوستان۔ چین اور مشرق و مغرب کے تاجر آتے تھے۔

---

[1] ابن عبد البر جامع بیان العلم باب جامع فی فضل العلم [2] ترمذی وابن ماجہ ومشکوٰۃ کتاب العلم [3] ابن عبد البر، جامع العلم باب طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم [4] بیہقی، مدخل۔ [5] مسعودی، مروج الذہب ومعادن الجوہر الباب الخامس عشر ذکر ملوک الصین والترک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رجب [1]

رسول اللہؐ نے اپنے زمانہ کے اہم ترین جنگی اسلحے استعمال کیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اہم ترین آلاتِ حرب یہ تھے۔ دبابہ۔ یہ خاص قسم کی گاڑی تھی جو تیر سے حفاظت کے لئے موٹا چمڑہ منڈھ کر بنائی جاتی اور قلعہ شکنی کے لئے استعمال کی جاتی تھی [2]

ضبر۔ لکڑی پر کھال منڈھ کر چھتری کی طرح بنائی جاتی جس کے ذریعہ پیٹھ کی تیر سے حفاظت ہوتی تھی۔ [3]

منجنیق۔ یہ جنگی ہتھیار تھا جس کے ذریعہ وزنی پتھر دشمنوں کی طرف برسائے جاتے تھے [4]

حسک۔ یہ ایک خاردار گھاس (گوکھرو) کی شکل کا ہتھیار جس کو قلعہ اور لشکر کے چاروں طرف بکھیر کر راستہ کو مخدوش کیا جاتا تھا [5]

منجنیق سب سے پہلے اللہ کے رسولؐ نے چلائی اور حسک آپ نے بکھیری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو برآمد کر کے غزوہ طائف میں استعمال فرمایا [6] بلکہ منجنیق سب سے پہلے خود آپؐ نے چلائی۔ اور حسک آپؐ نے بکھیری۔ ابن ہشام کا بیان ہے۔

حدثنی من اثق به ان رسول الله اول من رمی فی الاسلام بالمنجنیق رمی اهل الطائف [7]

جس شخص پر میں اعتماد کرتا ہوں اس نے یہ مجھ سے بیان کیا کہ اسلام میں سب سے پہلے طائف والوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منجنیق چلائی۔

مقریزی کہتے ہیں:۔

ونصب رسول الله صلی الله علیه وسلم المنجنیق علی حصن الطائف [8]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کے قلعہ پر منجنیق نصب کی۔

دوسری جگہ ہے:۔

ونثر رسول الله الحسک حول الحصن [9]۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قلعہ کے گرد حسک بکھیری جس منجنیق کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال کیا تھا اس کے بارے میں مختلف قول ہیں۔ بعض کے نزدیک وہ باہر

---

[1] ابن حبیب المحبر اسواق العرب المشہورة فی الجاہلیة ومبایعتہم فیہا [2] ابو القاسم عبد الرحمن السہیلی الروض الانف شرح سیرۃ النبویہ لابن ہشام فصل ذکر تعلیم اہل الطائف [3] ایضاً [4] لسان العرب [5] القاموس المحیط [6] تقی الدین احمد بن علی مقریزی۔ امتاع الاسماع حصن الطائف [7] ابن ہشام السیرة النبویة ذکر غزوة الطائف [8] تقی الدین احمد علی مقریزی۔ امتاع الاسماع حصن الطائف [9] ایضاً

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے منگوایا گیا تھا۔ اور بعض کے نزدیک حضرت سلمان فارسیؓ نے اس کو بنایا تھا[1]
طائف فتح ہونے کے بعد ۹ھ میں عروہ بن مسعود ثقفیؓ اور غیلان بن سلمہ ثقفی نے اسلام قبول کیا اور جرش جا کر مذکورہ ایجادات میں مہارت حاصل کی تھی۔

لم یشہد حنین ولا حصار الطائف عروہ بن مسعود ولا غیلان بن سلمۃ کانا بجرش یتعلمان صنعۃ الدبابات والمجانیق والضبورۃ[2]

عروہ بن مسعود ثقفی اور غیلان بن سلمہ ثقفی حنین اور طائف کے محاصرہ میں موجود نہ تھے۔ یہ دبابہ منجنیق اور ضبر کی صنعت سیکھنے جرش گئے تھے۔

جرش میں ہتھیار سازی کا کارخانہ تھا جو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتح ہوا

"جرش" دمشق کے مضافات میں ایک شہر تھا جو اس وقت کی دوسری بڑی طاقت تھا۔ روم کے قبضہ میں تھا۔ اس میں ہتھیاروں کا بڑا کارخانہ تھا۔ شرحبیل بن حسنہ نے حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں اس کو فتح کیا تھا

وکانت اذ ذاک فی ید الروم و فتحہا شرحبیل بن حسنۃ فی زمان عمر بن الخطاب[3]

اس وقت "روم" کے قبضہ میں تھا حضرت عمرؓ کے زمانہ شرحبیلؓ نے اس کو فتح کیا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتھیار سازی کے علم میں بھی ترقی کرتے رہنے کی طرف توجہ دلائی

جرش فتح ہونے کے بعد ہتھیار سازی کا کارخانہ مسلمانوں کے قبضہ میں آگیا۔ تو انہوں نے اس کو ترقی دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مختلف انداز میں فنون حرب سیکھنے کی ترغیب دلاتے تھے۔ ایک موقع پر فرمایا۔

من علم الرمی ثم ترکہ فلیس منا[4]

جس نے تیر اندازی سیکھی، پھر اس نے چھوڑ دیا ہم میں سے۔

دوسری جگہ ہے۔

ان اللہ یدخل بالسہم الواحد ثلثۃ نفر الجنۃ صانعہ یحتسب فی صنعتہ الخیر والرامی بہ ومنبلہ[5]

اللہ ایک تیر کے ذریعہ تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرتا ہے بنانے والا جو طالب ثواب ہو۔ چلانے والا اور اٹھا کر دینے والا۔

ان تصریحات سے ظاہر ہے کہ تعلیم کا دائرہ کسی ایک گوشہ میں محدود نہیں ہے بلکہ انسانی ضرورت کے تمام گوشوں پر حاوی ہے۔

---

[1] تقی الدین احمد بن علی مقریزی امتاع الاسماع حصن طائف [2] ابن ہشام السیرۃ النبویہ ج ۳ ذکر غزوہ الطائف بعد حنین فی سنۃ ثمان والروض الانف فصل ذکر تعلیم اہل الطائف [3] امتاع الاسماع منزل رسول اللہ بالجرح حاشیہ ۲۶ [4] مسلم و مشکوٰۃ باب اعداد آلۃ الجہاد [5] ترمذی وابن ماجہ و مشکوٰۃ باب اعداد آلۃ الجہاد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وضو قائم رکھنے کے لئے جوتے پہننا بہت
ضروری ہے ہر مسلمان کی کوشش
ہونی چاہیئے کہ اس کا وضو قائم رہے۔

سروس انڈسٹریز

پائیدار۔ دلکش۔ موزوں اور
واجبی نرخ پر جوتے بناتی ہے

سروس شوز

Servis

قدم قدم حسین قدم قدم آرام

© rasailojaraid.com